مقتل لہوف
تالیف: سید ابن طاؤس
ناشر اسلامک بک سنٹر اسلام آباد
السلام علیک یا حسین ابن علی
کل یوم عاشورا کل ارض کربلا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقتل لہوف

سید ابن طاؤسؒ

(متوفی ۶۶۴ھ)

مترجم

مولانا مظہر حسین حسینی

ناشر

اسلامک بک سنٹر اسلام آباد

نام کتاب	:	مقتل لہوف
مؤلف	:	سید ابن طاؤس رحمۃ اللہ علیہ
مترجم	:	مولانا مظہر حسین حسینی
پیشکش	:	مولانا سید محمد ثقلین کاظمی
نظر ثانی	:	مولانا محمد حسن جعفری (ایم اے)
کمپوزر	:	غلام حیدر، میکسیما کمپوزنگ سینٹر، 03465927378
پرنٹنگ	:	میکسیما پرنٹنگ پریس، راولپنڈی، موبائل: 03335169622
بار اشاعت	:	دوم۔جنوری ۲۰۰۶ء
بار اشاعت	:	سوم۔اپریل ۲۰۰۸ء
تعداد	:	۱۱۰۰
قیمت	:	120 روپے
ناشر	:	اسلامک بک سنٹر

C-362، گلی نمبر 12، G/6-2، اسلام آباد

فون نمبر 051-2870105

ملنے کا پتہ :

مکتبۃ الرضا 8-بیسمنٹ میاں مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور۔فون: 042-7245166

معصوم پبلیکیشنز، منٹھوکھا، کھرمنگ، بلتستان

ابن سنان خفاجی نے حضرت امیر المومنینؑ کی شان میں کس قدر خوب شعر کہا ہے:

اَعَلٰی الْمَنَابِرِ تُعْلِنُوْنَ بِسَبِّهٖ وَ بِسَیْفِهٖ نُصِبَتْ لَکُمْ اَعْوادُهَا

منبروں پر بیٹھ کر امیر المومنینؑ پر علانیہ لعنت کرتے ہو جب کہ یہ ان منبروں کی لکڑیاں اس کی تلوار کے طفیل تمہیں میسر آئیں۔

اسی روز یزید نے علی بن الحسینؑ سے وعدہ کیا کہ تمہاری تین حاجات کو پورا کروں گا۔ اس کے بعد حکم دیا کہ اہل بیتؑ کو ایسی جگہ لے جایا جائے جہاں گرمی اور سردی سے محفوظ نہ رہ سکیں، چنانچہ انہیں ایسے ہی مقام پر ٹھہرایا گیا کہ ان کی پاکیزہ صورتیں زخموں سے پھٹ گئیں، جب تک اہل بیتؑ دمشق میں قید رہے انہوں نے عزاداری امام حسینؑ کو جاری رکھا۔

جنابِ سکینہؑ کا خواب

جناب سکینہ سلام اللہ علیہا فرماتی ہیں: جب دمشق میں ہمیں چار دن گزر گئے تو میں نے ایک خواب دیکھا۔ بی بیؑ نے ایک خواب طولانی نقل فرمایا اور اس کے آخر میں بیان فرمایا: میں نے دیکھا کہ ایک خاتون ایک خیمہ میں بیٹھی ہے جس کے دونوں ہاتھ سر پر ہیں۔ میں نے سوال کیا کہ یہ بی بی کون ہیں؟ تو کہنے والے نے کہا کہ یہ فاطمہ بنت محمدؐ ہیں تمہاری دادی ہیں۔ میں نے کہا: خدا کی قسم میں ان کے پاس جاؤں گی اور جو مظالم ہم پر ڈھائے گئے ہیں انہیں بیان کروں گی۔ اس کے بعد میں جلدی سے ان کے پاس گئی اور ان کے سامنے کھڑی ہوئی اور رو کر کہنے لگی۔

اے مادر گرامی! خدا کی قسم، ہمارے حق سے انکار کیا گیا، ہمارے کنبے کو جدا کیا

ان کا عقیدہ ہے اور یہی ان کا عمل۔ اس سم کے بارے میں ان کا خیال ہے کہ یہ اس گدھے کا سُم ہے کہ جس پر ان کے پیغمبر حضرت عیسیٰ سوار ہوا کرتے تھے، لیکن تم نے اپنے پیغمبرؐ کے بیٹے کو قتل کر دیا۔ ﴿لاَ بَارَکَ اللّٰهُ فِیْکُمْ وَلاَ فِیْ دِیْنِکُمْ﴾

یزید نے حکم دیا کہ اس عیسائی کو قتل کر دو اس نے مجھے میری اپنی مملکت میں رسوا کیا ہے۔ عیسائی جب اپنے قتل ہونے سے باخبر ہوا، تو یزید سے کہا: کیا تو مجھے قتل کر دے گا؟ تو اس نے کہا: ہاں، تو عیسائی نے کہا کہ تو جان لے کہ کل رات میں نے تیرے پیغمبرؐ کو خواب میں دیکھا، وہ مجھے فرما رہے تھے کہ اے عیسائی تو اہل بہشت سے ہے۔ میں نے اس بشارت پر تعجب کیا اب میں کلمہ شہادتین پڑھتا ہوں:

﴿اَشْهَدُ اَنْ لاَّ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ﴾

اس کے بعد امام حسینؑ کے مقدس سر کو اٹھایا اپنے سینے سے لگایا، اور اس کے بوسے لیتے ہوئے روتا رہا، یہاں تک کہ اس کو قتل کر دیا گیا۔

حدیث منہال

راوی کہتا ہے کہ ایک دن امام زین العابدینؑ قید خانے سے باہر تشریف لائے، اور دمشق کے بازار میں جا رہے تھے۔ منہال بن عمران ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگے: ﴿کَیْفَ اَمْسَیْتَ یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ؟﴾ اے فرزند رسول خداؐ آپ نے شام کیسی گزاری؟ تو آپ نے فرمایا:

﴿اَمْسَیْنَا کَمَثَلِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فِیْ آلِ فِرْعَوْنَ﴾

ہم نے اس طرح شام کی جس طرح بنی اسرائیل قوم فرعون کے درمیان گزارتے تھے کہ ان کے بیٹوں کو قتل کرتے تھے، اور ان کی بیٹیوں کو زندہ رکھتے تھے۔ اے

منھال! عرب لوگ عجم پر فخر کرتے ہیں کہ محمدؐ عرب تھے اور قریش، تمام عربوں پر افتخار کرتے ہیں کہ محمدؐ ہمارے قبیلے سے تھے، اور ہم ان کے اہل بیتؑ ہیں، لیکن ہمارے حق کو غصب کیا گیا، اور ہمیں قتل کیا گیا اور ہمیں دربدر کیا گیا۔

﴿فَاِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ مِمَّا اَمْسَيْنَا فِيْهِ يَا مِنْهَالَ﴾

اور کتنا اچھا شعر مھیار نے کہا ہے:

يُعَظِّمُوْنَ لَهُ اَعْوَادَ مِنْبَرِهِ وَ تَحْتَ اَرْجُلِهِمْ اَوْلَادَهُ وَ ضَعُوا

بِاَيِّ حُكْمٍ بَنُوْهُ يَتْبَعُوْنَكُمْ وَ فَخْرُكُمْ اَنَّكُمْ صَحْبٌ لَهُ تَبَعٌ

رسول خداﷺ کی خاطر آپ کے منبر کی لکڑیوں کا احترام کرتے ہیں، لیکن ان کے بیٹوں کو اپنے پاؤں تلے روندتے ہیں۔ کون سے قانون کے مطابق پیغمبرؐ کے بیٹے تمہارے تابع ہو جائیں، جبکہ تمہارا افتخار اس بات میں ہے کہ تم ان کے پیروکار ہو۔

ایک دن یزید نے علی بن حسینؑ اور عمرو بن الحسن کو طلب کیا، عمرو اس وقت گیارہ سال کا بچہ تھا۔ یزید نے اس سے کہا: کیا تو میرے بیٹے خالد سے کشتی لڑے گا۔ عمرو نے کہا: نہیں، لیکن ایک چاقو مجھے دے دو اور ایک چاقو اسے دے دو۔ ہم دونوں آپس میں جنگ لڑیں گے۔ یزید نے کہا:

شِنْشِنَةٌ اَعْرِفُهَا مِنْ اَخْزَمٍ هَلْ تَلِدُ الْحَيَّةُ اِلَّا الْحَيَّةَ

اس کے بعد یزید نے علی بن الحسینؑ سے کہا: وہ تین حاجات جن کو پورا کرنے کا میں نے وعدہ کیا ہے طلب کرو حضرتؑ نے فرمایا:

پہلی حاجت یہ ہے کہ میرے والد بزرگوار کے سر مقدس کو مجھے دے دو تا کہ میں اس صورت نازنین کی زیارت کروں۔

دوسری حاجت یہ ہے کہ جو ہمارے مال و اسباب لوٹے گئے ہیں وہ ہمیں